اعجاز رقم (اُصول و قواعد فن خوشنویسی)

سنہ ۱۹۱۶ء

پیارے نرائن

اعجاز رقم

حصّہ اول

یعنی اصول و قواعد فن خوشنویسی

جسکو

حسب ایمائے گرامی منبع فضائل و مجمع محاسن جناب آنریبل راے بہادر
منشی پراگ نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہم و اجلالہم
استاد باکمال خطاط بیمثال سرآمد خوشنویسان روزگار منشی شمس الدین اعجاز رقم نے
بغرض رہنمائی شائقین و متعلمین فن خوشنویسی مدوّن فرمایا اور دلی خلوص و
خوش اعتقادی سے بابو بشن نرائن صاحب بھارگو کے نام نامی پر معنون کیا

بکمال اہتمام و انتظام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

نومبر سنہ ۱۹۱۶ع

اعجاز رقم

حصۂ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا آنکہ لوح و قلم نقش بست ۔۔۔ نبی آنکہ بر عرش و کرسی نشست

کیا تعریف ہو سکتی ہے ایسے منشی لوح و قلم کی جس نے ایک حرف کن سے صفحۂ عالم التسطیر فرمایا اور کیا توصیف ہو سکتی ہے اُس نبی اکرم کی جس کے نقطۂ وجود سے دائرہ ہستی تحریر مین آیا الصلوٰۃ والسّلام علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اگرچہ زمانہ کی نامساعدت اور طوفان بے تمیزی کی شدت نے عام صنعت وحرفت کے امتیازی اثر اور خاص فن خوشنویسی کے اعتباری جوہر کو عرصۂ عالم سے مثل نقش کف پا مٹایا اور بجاے اُسکے خط پاے کلاغ نے رواج پایا ہے

بے قاعدہ جو شے ہے بدتر نہین تو کیا ہے ۔۔۔ آئینہ بے جلا ہے پتھر نہین تو کیا ہے
سوراخ ہے وہ دیدہ ہو نور سے جو خالی ۔۔۔ عنبر مین گر نہ بو ہو گوبر نہین تو کیا ہے

ہر چند کاتب ہزارون ہین لیکن جب خوشنویس قاعدہ دان نہین تو پھر کتابت مین خوشنمائی کہان ناقدری کی علت خوشنویسون کی قلّت۔ پس بدین خیال کہ خوشنویسی کی صفت جاتی نہ رہے خرمن خوشنویسی کے خوشہ چین نے افادت انام و نفع عوام کیلئے کاپی بُک کے پانچون حصے اور تنویر شمس و مرقع نگارین و گلدستہ ریاحین تصنیف کیئے اور کئی مرتبہ نظم پروین پنجۂ نگارین گلستان۔ بوستان۔ کریما۔ مامقیمان خالق باری جلی قلم۔ دیوان حافظ مثنوی مولانا روم وغیرہ کی کاپیان لکھین اور یہ سب کتابین صدہا مرتبہ

چھپین اور بکین لیکن بار بار بکثرت طبع ہونے سے حرفونکی ہیأت اپنی اصلی صورت پر باقی نہ رہی گویا حسن خط کے تابناک آئینہ پر کدورت کا غبار آگیا اور خطوط شمس کی نورانی شعاعون پر ظلمت کا ابر چھا گیا نو خطان حروف کی نوک پلک کا کرشمہ جاتا رہا نازک اندامان الفاظ کے دامن رعنائی مین دھبا آگیا ؎

شمس کے دلپہ نہ کیونکر داغ ہو		باغ جب برباد ہو کر راغ ہو

عملی اشکال کے جزئیہ افراد کو مطابق قواعد کلیہ مقادیر کے بنانا اہم مہمات سے ہے اسلیئے کہ جب تک معلم کو علم و عمل دونون مین دستگاہ کافی نہو گی متعلم کو بتا نہ سکیگا بلکہ خاص عملی قوت مین عامل عالم سے بہتر ہے نہ بالعکس کیونکہ جو قوت عامل کو بسبب اُسکے عمل کے بالفعل حاصل ہے وہ عالم کو بوجہ علم کے حاصل ہو سکتی ہے نہ یہ کہ حاصل ہے اسواسطے عامل کو عالم پر تفضیل ہے جیسا کہ اس شعر مین سعدی نے فرمایا ہے ؎

فرق ست میان آنکہ یارش در بر		با آنکہ دو چشم انتظارش بر در

بنابران منبع فضائل و مجمع محاسن قدر شناس اہل جوہر مرتبہ دان ذی ہنر رئیس اعظم جناب منشی پراگ نرائن صاحب بھارگو رائے بہادر مالک نولکشور پریس لکھنؤ نے فرمایا کہ تجھے بفضلہ تعالیٰ اس ملکۃ الصناعہ مین کمال ہے اور تو اس فن خوشنویسی کے علم و عمل دونون مین باریک بین و نازک خیال ہے اگر یہ کہا جائے کہ تمام قلمرو ہندوستان بلکہ ولایت ایران و اصفہان مین کوئی تیرے سوا لشکر اعجاز رقمی کا سپہ سالار اور میدان جادۂ قلمی کا شہسوار ایسا نظر نہین آتا جو اپنے دعوی کے مطابق حرفون کی باقاعدہ فوج سے سطرونکی صف آرائی دکھائے اور دوات و قلم کا طبل و علم ولیکر صفحۂ قرطاس کے میدان مین بے تکلّف سمند خوشنویسی دوڑائے اور تراش و خراش کے خار سے

گل اندامان حروف کے گریبان و دامن کو بچائے تو اسمین ایک سرمو مبالغہ نہین جیساکہ تیری نسبت خواجہ عزیز الدین صاحب عزیز لکھنوی نے کہا ہے ؎

خط کشد بر خطِ خوبان مخطط خامہ اش	بر صبیحان میزند چشمک بیاض نامہ اش
زندۂ جاوید گردد ہر کہ زان شد کامیاب	آبحیوان ست پنہان در سوادِ نامہ اش
شمس دین کز پرتوش ہر سطر باشد کہکشان	میرود دامن کشان چون کلک مشکین خامہ اش

تو کوئی کتاب مفید مگر بطرز جدید خط نستعلیق کی پوری تعلیم مین خاص اپنے قلم اعجاز رقم سے لکھدے کہ جس مین مفردات و مرکبات کے اُصول و قیود اور کشش و دامن کے مقدار و حدود ہون جس سے عام طلبہ فائدہ پائین اور خاص شائقین نفع اُٹھائین ہرچند یہ فرمانا جناب موصوف کا محبت کی راہ سے تھا نہ کہ حقیقت کی نگاہ سے ؎

خطِ شمس مین گر یہ جلوہ گری ہے	خجل جس سے مہر و مہ و مشتری ہے
فقط قدردانو نکی ہے قدردانی	مین کیا اور کیا میری صنعت گری ہے

من آنم کہ من دانم واقعی فن خوشنویسی بہت مشکل ہے خود میرا تجربہ اس اپنے دعوی پر شاہد عادل ہے کہ گو میری تمام عمر سرمشقی نامہ اور نبض شناسی خامہ مین گذری لیکن پھر بھی یہ علت باقی رہی کہ اکثر شبدیز قلم عنان اختیار سے باہر ہوجاتا ہے اور اس دشوار گذار میدان کے نشیب و فراز مین ٹھوکرین کھاتا ہے بہرحال (المامور مجبور) عوام کی تعلیم و تحصیل اور خاص چشم و چراغ مدائن منشی کشن نرائن جی سلمہ کی تسہیل کے واسطے حلقہ ارشاد سے گوشِ اطاعت کو مزین کرکے جو کچھ اساتذہ سے ملا اور جو خاص اپنے تجربون اور کہنہ مشقی سے حاصل ہوا جملہ ایجادات تازہ اور اسرار مکتومہ کو اس کتاب مین درج کرکے نام اس باغ ارم کا اعجاز رقم رکھا پس جو صاحب اس کتاب سے فائدہ

اُٹھائین مجھے اور بابو جی سلمہ الغفار کو اپنی دعاے خیر مین شامل فرمائین ؎

غیرتِ گلزار رشکِ لالہ زار	باغ ایسا کون ہوگا پر بہار
جو خزان سے تا ابد محفوظ ہو	آؤ دیکھو شمس کا نقش و نگار

اس مین عنبرین مویان حروف کی ایسی دلکش صورتین ہین جو مردمان چشم حور کو شرمائین اور گل اندامان الفاظ کی وہ دلاویز شکلین ہین جو معشوقانِ پری فریب کو دیوانہ بنائین خوشنویسی اسکا نام نہین کہ نوک پلک بار یک اور حرف نقطونکی پیمائش سے ٹھیک ہو۔ بلکہ جسطرح کسی محبوب حسین مین فطرتی دلربائی اور نازو ادا کی کرشمہ نمائی ہو اسیطرح نوخطان حروف کی کشش و دامن مین دم وخم کی رعنائی و زیبائی ہو۔ یہ قلم کی رفتار مستانہ وار کی شوخی کا ایک ایسا جلوۂ دلربا ہے جسکے جذبات خوشنمائی سے کچھ خوشنویس ہی نہین بلکہ ہر ذی ہوش و صاحب نظر والہ و شیدا ہے ؎

جلوہ زارِ حُسن ہے خط کی بہار	دیکھیے جس حرف کو ہے گلعذار
تازگی گل مین کہان ایسی ہے شمسؔ	یہ جواہر جس طرح ہین آب دار

ہان البتہ بقاے کمال عملی کے واسطے یہ امر بھی بہت ضرور ہے کہ روزانہ مشق کیجاے یا شاگردونکو اصلاح دیجاے ورنہ بے مشقی سے (الخط صیدٌ والمشق قیدٌ) آہوے کمال دام اقتدار مین نہ رہیگا ظاہر ہے کہ اور خطونکی بہ نسبت نستعلیق بہت دشوار فن ہے اثناے گردش دامن اور کشش مد مین نفس کی حرکت بھی حرف کی صفائی اور زیبائی مین لغزش کی بدنمائی پیدا کر دیتی ہے خاص اس خط مین دقّت موشگافی اور دوسرے خطون مین صنعت موبافی ہے ؎

نوشتہ بماند سیہ بر سفید	نویسندہ رانیست فردا اُمید
اللہ بس باقی ہوس	فقیر محمد شمسُ الدین اعجاز رقم لکھنوی

مقدمہ مبادی خوشنویسی کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ ہر فن شروع کرنے والون کو پہلے اُسکے مبادی کا علم ہونا چاہیئے کہ وہ حدود خطی و مقادیر سطحی کے مسائل مقصودہ مین بصیرت حاصل کرنے کے موقوف علیہ ہوتے ہین وہ مبادی پانچ ہین **تعریف خط** ۔ **غرض و غایت** ۔ **بیان موضوع لہ** **وجہ تسمیہ** ۔ پس خط لغت کی رو سے لفظ کی صورت بنانا ہے اُس کے حروف تہجی سے جسکو فارسی عبارت مین نوشتہ کہتے ہین کہ یہ ترجمہ کشاف اصطلاحات فنون کی اس عبارت کا ہے **الخط بالفتح والتشدید لغۃ تصویر اللفظ بحروف ھجائہ المعبر عنہ بالفارسیۃ** "بنوشتہ" اور اصطلاح خوشنویسی مین خط اُسکو کہتے ہین جو صورت حرفی بلالحاظ نقطون کے بقید حدود دوری و مقادیر سطحی قلم سے لکھی جائے ۔

غرض و غایت بدخطی کے عیوب سے دست قلم کو بچا کے خوبصورت حرف لکھنا ہے ۔

موضوع لہ صورت حرف سطحی ہے جو بغیر عمق کے قابل عرض و طول ہو اس واسطے کہ اسکے عوارض ذاتیہ یعنی حدود و مقادیر سطحیہ کی کیفیت سے بحث کی جاتی ہے ۔

نام واضع جاننا چاہیئے کہ جاہلیت عرب کے زمانہ قدیم مین سلف سے بایجاد حضرت ادریس علیہ السلام خط معقلی چلا آتا تھا بعد اُسکے خط کوفی کا رواج ہوا پھر اُس کے بعد سن تین سو دس (۳۱۰) ہجری مین خطاط ابن مقلہ نے خط معقلی اور کوفی مین سے کچھ تصرف کرکے چھ خط اختراع کیئے ثلث ۔ ریحان ۔ توقیع ۔ محقق ۔ نسخ ۔ رقاع ۔ اور ہر خط کے واسطے ایک صورت قرار دی پھر اُسکے بعد بمرور ایام خوشنویسون نے توقیع و رقاع سے کچھ تراش و خراش کرکے ساتوان خط تعلیق نکالا جسکی تفصیل اس قطعہ مین قلمبند ہے ٥

ابن مقلہ وضع کرد این شش خط از خط عرب	ثلث و ریحان و محقق نسخ توقیع و رقاع
بعد ازان از خط توقیع و رقاع اہل عجم	ہفتمی خط دگر تعلیق کردند اختراع

اس مجموع خط کا نام ہفت قلم یا ہفت خط ہے بعد اسکے آٹھوان خط نستعلیق کہ مبحوث عنہ اور مقصود ہمارا یہی ہے امیر تیمور گورگان بادشاہ صاحبقران کے عہد حکومت مین کہ یہ زمانہ فن خوشنویسی کے کمال قدردانی اور گوہر خوشخطی کے نہایت جوہر شناسی کا تھا نقطہ دائرہ حروف دل آویزی خواجہ میر علی تبریزی نے بلاد ماوراء النہر مین ایجاد کیا۔ وجہ تسمیہ نستعلیق مرکب امتزاجی ہے اسواسطے کہ اصل مین نسخ و تعلیق تھا کثرت استعمال کے سبب سے اصل سے نخے اور واو کی تخفیف کردی گئی نستعلیق ہوگیا اور چونکہ نسخ بمعنی نگارش و تعلیق بمعنی آویزش ہے لہذا اس خط کا نام نستعلیق رکھا کہ اس خط کے حروف دور اور دامن کے ساتھ لٹکے ہوئے لکھے جاتے ہین اور نیز یہ خط بہ نسبت اور خطون کے نازکی باریکی رعنائی زیبائی کے سبب دلچسپ ہے اور سب خطون کا ناسخ بھی ہے۔

قلم کا بنانا و گرفت قلم

قلم کو اس طرح تراشو کہ دہنے اور بائین پہلو سے اُسکو بتدریج کاٹتے لاؤ یہانتک کہ جسقدر موٹا یا مہین بنانا منظور ہو بجائے بیچ مین شگاف دو اور پھر قلم صاف کرکے تیز چاقو سے قط گیر پر قط لگاؤ۔ قط اس صورت سے دینا چاہیے کہ اوپر اور نیچے کی نوک اتنی کٹے کہ قدرے ترچھاپن باقی رہے۔

گرفت قلم بیچ کی انگلی پر قلم کو رکھو انگوٹھا اور اُس کے پاس والی انگلی سے قلم کو ملائمت سے پکڑو اور بائین ہاتھ سے تختی وصلی یا کاغذ کو لیکر پھر دہنے زانو پر رکھ کر لکھو۔



قواعد نقطہ و قط

تعریف نقطہ کی یہ ہے کہ قلم سے چارون طرف چوکھٹا اور ترچھا بناؤ اسکو نقطہ کہتے ہین شکل اُسکی یہ ہے (◆) اور نقطے پانچ قسم کے ہوتے ہین اُنکی صورتین یہ ہین۔

(۱) نقطہ چوکھٹا ترچھا (◆) اور دو نقطے ملے ہوئے نیچے اوپر (◆◆)

(۲) نقطہ کو ترچھا اوپر سے نیچے کو آہستہ آہستہ قلم کو اُتارتے لاؤ۔

(۳) نقطہ کو ترچھا نیچے سے گول اوپر سے خالی تھوڑا تھوڑا کرتے لاؤ اسکو نقطہ مدوّر جانو (◆)

(۴) نقطہ کو کھڑا ایسا اس طرح بناؤ کہ دُھنسے اور دائین طرف کونے نہون تھوڑی دُھنسے بائین گولائی ہو (◆) اس نقطہ کو معکوس بھی کہتے ہین۔

قط اُسکو کہتے ہین کہ اوپر اور نیچے کی نوکین قلم سے برابر رہا کرسی کاغذ یا وصلی یا تختی پر لکھین صورت اسکی یہ ہے (/) قط اُصول خوشنویسی ہے کہ پیمایش قامت طول و عرض اسی سے کیا جاتا ہے کیونکہ یہ بڑھتا گھٹتا نہین اسواسطے ناپ قط سے رکھی گئی ہے اور نقاط مذکورۂ بالا جنکی صورتین اوپر لکھی گئی ہین پیوند اور وصل و فصل و غیرہ مین کام آتے ہین

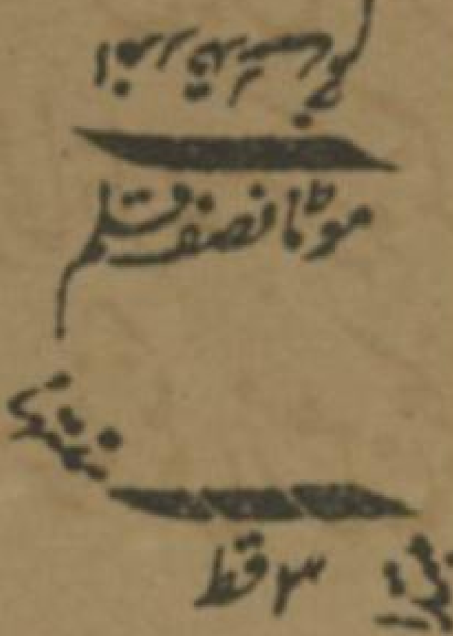
نشست و کرسی

جلی حرفون کی مشق سے خفی کتابت کی خوشخطی مقصود ہوتی ہے اور جلی خط مین بھی کمال حاصل ہوتا ہے اگرچہ بعض لوگ خفی خوب لکھتے ہین مگر جلی نہین لکھ سکتے اور بعض بالعکس اسکے جلی لکھتے ہین اور خفی نہین لکھ سکتے لیکن خوشنویسی کا کمال یہی ہے کہ دونون خط لکھنے پر قدرت ہو ورنہ اُسکے کمال مین نقصان رہیگا پس جب مبتدی مفردات اور مرکبات

کو بقلم جلی لکھ چکا اور اُسمین اُسکو ملکہ اور دستگاہ حاصل ہوئی تو اب متوسط خفی قلم کی مشق بھی ضرور ہے سطور کے مطابق جو آگے لکھے ہین اور حرفونکی نشست و کرسی کا ضرور لحاظ رہے کیونکہ بغیر اسکے سلسلۂ سطور مین بہت بڑا فتور پڑ جاتا ہے اور ساتھ ہی اُسکے حرفونکی زمین بخشی بھی رہے جب ایک خط کرسی پر ب اور ف اور ک اور ھ اور ے اور دوسرے حرفونکی مدین جو مد دار لکھی جائین برابر واقع ہون تو ضرور ہے کہ سلسلہ حرفون کا درست اور سطر بھی سیدھی اور کہین سے ٹیڑھی اور لہرائی ہوئی نہو اور سطر کے درمیان بھی کوئی حرف اونچا نیچا نہو اور دامن اور دائرے ج ع س ش ص ق ل ن ی (کرسی) یہ سب نیچے والی لکیر سے ملے رہین۔ د ر ذ ز م و ہ انکا بیچ کا حصہ خط کرسی پر رہے (کرسی) ش ط ل لہ ل (کرسی) ھ ر لا ے اوپر کی لکیر سے سر برابر رہین۔ ہان البتہ بضرورت آخر سطر مین کسی حرف کو چڑھا کے لکھدینا درست ہے مگر گرجانا بڑا عیب ہے۔

نوٹ صفحہ ۱۷-۱۸ کو دیکھو جس مین نشست و کرسی وصل و فصل بتادی ہے۔

ا



الف تین قط کھڑا بغیر عمق کے عرض و طول ہے موٹا آدھ قط قدرے خم بائین طرف اور ابتدا سے انتہا باریک الف جانب بالا مائل براست و جانب زیرین مائل بچپ اور قلم کو کاغذ پر رکھکر نیچے کو کھینچین کہ کھڑا رہے

ب







بے کو ترچھے قلم سے شروع کرین بتدریج پورے قط پر تمام کرین نوک ایک قط مد کی لمبائی گیارہ قط آخر اسکا گول کرین اگر ایک قط آخر پر لگا کر نوک سے ایک لکیر کھینچین تو آخر نقطہ سے ملجائے اور بیچ مین ڈیڑھ قط جگھ رہے پیٹ مین قدرے گہراؤ ہے اسکو مقعر کہتے ہین اور پیٹھ مین نیچے قدرے خم ہے جبے گیارہ نو یا سات نقطہ تک دراز ہوتی ہے اسکا آخر گول ہوتا ہے اور شروع مین ایک قط کی نوک ہے پڑے کھچاؤ کو مد کہتے ہین۔ اور بے پانچ نقطہ سے دو نقطہ تک چھوٹی ہوتی ہے اسکو ناخنی بھی کہتے ہین اول آخر مین نوک آدھ آدھ قط کی لگائین اور بیچ مین ایک قط جگھ رہے ترچھے قط سے لکھین اثنائے مدات و کشش یا حالت دور و دامن و دائرہ کی گردش مین قلم کو سانس روک کر لکھنا ضرور ہے ورنہ تنفس کی ذراسی حرکت بھی حرف کی صفائی اور زیبائی مین بڑا نقصان پیدا کرتی ہے۔

ہم شکل حروف جتنے ہین اور　　لکھنے کا ہے سبکے ایک ہی طور



ج

جیم کی نوک آدھ قط ترچھی اور ایک نقطہ پڑا (ــ) جو نوک سے ملا ہے وہ آدھ قط موٹا ہے بعدہ ایک لکیر خم دار تین قط کی ہے اُس کو اصطلاح مین گردن کہتے ہین اُسمین ایک لٹکاؤ ملا ہے اوپر سے نیچے کو بتدریج موٹا کرتے لاؤ یہانتک کہ ڈھائی قط ہو جائے پھر ایسطرح نیچے سے اوپر کو چڑھاتے جاؤ کہ دونون پیٹ ملکر برابر ہو جائین آخر مین نوک آدھ قط اور جیسم مع گردن ۸. قط پیٹ مین ۳. قط جگہ اور اگر ایک لکیر نوک سر سے آخر گردن تک کھینچین وہ ملجائے گردن اور نوک سر کے بیچ مین ایک قط جگہ رہے دامن جیم وعین ایک صورت کے ہین دامن اور دائرہ مین یہ فرق ہے کہ جسکے قلم کی روش داہنی جانب ہے وہ دامن ہے اور جسکی روش بائین طرف وہ دائرہ ہے یہ فرق تمیز کے واسطے کافی ہے. بوجہ گردن اور دور بڑے ہونیکے دامن بڑا اور دائرہ چھوٹا ہوتا ہے۔

د

نقطہ خمیدہ کو اوپر سے آہستہ آہستہ نیچے لاؤ اور ڈیڑھ قط کی مقدار رکھو اُس کے بعد اُسمین رے پڑی لگاؤ دو قط کی اور دال کے بیچ مین دو قط کھڑی جگہ رہے گہراؤ مین ایک قط بعد اُس کے سامنے سے (رے) پڑی اوپر سے نیچے کو اُتری ہوئی اور لمبی دو قط



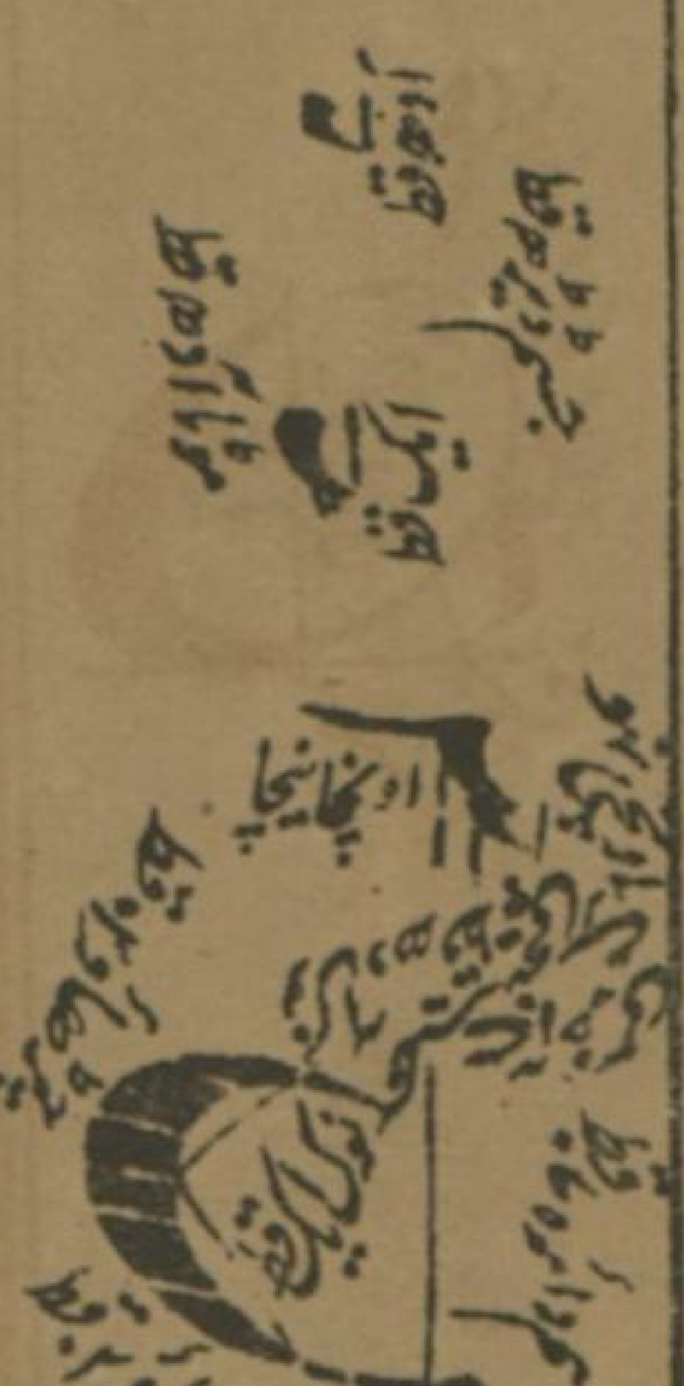
کی دونون ایک صورت اور ایک رُخ کی ہین جسم دال ۳. قط جسم رے دو قط

ذ ز



ذال مین قلم کو اوپر سے نیچے کو لاؤ مقدار ایک قط کے اُسمین زرے لگاؤ اور بیچ مین ایک قط جگہ رہے اور زرے دو قط کھڑے ترچھے رُخ سے ملاکر کھینچو یہانتک کہ ڈیڑھ قط ہو جاے اُسکو اصطلاح مین پرا کہتے ہین جسم ذال ۲. قط جسم زرے ۳. قط ذال اور زرے کا پرا ایک ہی صورت کا ہے

س



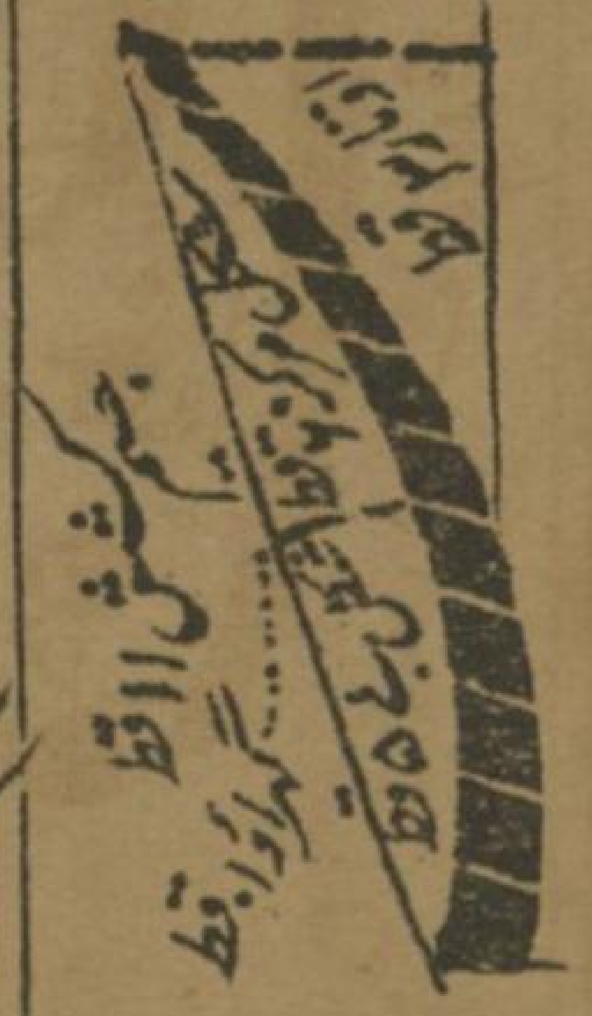
پہلا دندانہ آدھ قط دوسرا ایک قط مثل نقطہ ملے ہوے کے اونچا نیچا اُسمین ایک لکیر کھڑی ڈیڑھ قط کی ہے قدرے خم اسکو اصطلاح مین گردن کہتے ہین اُسمین ڈھائی قط کا لٹکاؤ ہے اُسکو ترچھے قلم سے شروع کرین اور بتدریج نیچے کو اُتارتے لائین یہانتک کہ ڈھائی قط کا دور پورا ہو جاے پھر کھڑے قلم سے اُسی ڈھائی قط کو اوپر بتدریج چڑھاتے جائین یہانتک کہ دونون پلہ اُتار اور چڑھاؤ کے برابر ہو جائین جب آخر مین نوک ایک قط کی لگائین اور دائرہ مین بیضہ نجاے شروع لٹکاؤ سے آخر تک بیچ مین تین قط جگہ رہے اور جسم دائرہ مع گردن و نوک ۷. قط اور شروع گردن سے آخر دائرہ تک ایک لکیر کھینچین آخری نوک آدھ قط کم رہے. دائرے س وش وص ول ون وغیرہ ایک ہی





صورت کے ہین گردن چھوڑ کر۔ دائرہ چھوٹا اور دامن آدھ قط بڑا ہوتا ہے
فرق بڑے چھوٹے کا ضرور رکھنا چاہیئے کیونکہ جسکی روش بائین طرف ہے
اسکو دائرہ اور جسکی روش دھنی طرف ہے اُسکو دامن کہتے ہین۔

ش



کشش شین ترچھے قط سے شروع کرین تھوڑا تھوڑا بڑھاتے چلے جائین
یہانتک کہ چھ قط اُتر جائے پھر اُسمین بے ۵ قط کی ملا کر کشش کو پورا کرین
اور دائرہ سین لگائین اور کشش کو تین قط اُتارین۔ ترچھے کھچاؤ
کو کشش کہتے ہین۔ اور بڑے کھچاؤ کو مد کہتے ہین۔

ص - ط



سر صاد کی لکیر ایک قط نقطہ مدور ایک قط اور بے ناخنی ۲ قط بیچ مین سفیدی
ڈیڑھ قط بعدہ دائرہ سین لگائین جسم سر صاد ۴ قط الف سر طا تین قط
اور ایک نقطہ مدور نیچے رہے افتادہ ملی ہے جسم طا ۶ قط۔

ع



سر عین آدھ قط بڑا اور آدھ قط ترچھا دونون ملکر ایک قط اور نیچے سے خالی اوپر سے
قدرے گول بعدہ ایک نقطہ مدور نیچے سے گول اوپر سے خالی آغوش سر
مین ایک قط جگہ اور جسم سر عین ۲ قط اور آدھ قط نوک جو نقطہ مدور سے



ملی ہے۔ایک نقطہ مدور جو سر عین کا ہے اور دو نقطہ گردن کے ملکر تین
نقطہ کی گردن ہوئی جسم مع نوک ۹ قط اور دامن مثل جیم کے ہے۔

ف ف



فے کا سر نیچے گول اوپر سے خالی دوبارہ قلم اسپر اس طرح سے لائین
کہ نیچے اور اوپر کی گولائی پوری ہوجائے پڑے رُخ کی طرف سے ایک
قط اور کھڑے رُخ کیطرف سے سوا قط رہے بعدہ بائے دراز یا خرد
لگائین۔ نقطہ کا رُخ ترچھا سر فا اور بے کے بیچ مین ایک نقطہ جگہ رہے

ق



سر قاف ایک نقطہ مدور نیچے سے گول اوپر سے خالی جب دوبارہ اسپر
قلم کو لائین وہ بھی اوپر سے گول ہوجائے مقدار سر ایک قط پڑا اور
سوا قط کھڑا اسمین گردن نہین ہے لگاؤ اور پھیلاؤ مین ۳۔ قط جگہ
اور جسم ۷۔ قط بعض نے آخر مین سر جیم لگا کر دامن جیم نکالا ہے۔

ک گ



کاف مثل الف کے اور اسمین بائے دراز ملی ہے اور اگر بائے خرد
ملائین تو وہ بھی اسیطرح سے اور الف مین مرکز اس طرح سے لگائین کہ
الف اور مرکز کی دونون نوکین آپسمین ملجائین اور موٹائی مرکز کی آدھ قط



اور مرکز کا قط اس مربع کا جس کا ہر ضلع برابر ہو اگر مرکز پانچ قط کا ہے تو تین قط اُترے اور اگر مرکز چار یا تین کا ہے ۲ قط اُترے۔

الف گاف تین قط کا اور نیچے الف کے ایک نقطہ ملائین پھر آخر مین نوک لگائین اِدھر اُدھر کے کونے گول رہین اور گاف اُلٹا بھی بنجاے۔





الف لام ۵ قط کا بائین جانب قدرے خم موٹائی آدھ قط اور نوک الف جانب بالا مائل بچپ و جانب زیرین مائل براست یعنی ضد الف پہ سبب بڑے اور کھڑے ہونے الف کے لام کی صورت بدلگئی تاکہ دور دائرہ اُسمین کھپجاے اور نوک آخر ڈیڑھ قط کی ہے۔





میم کو اسطرح لکھین ایک نقطہ چوکھٹا بنا کر اسپر دوبارہ قلم کو اسطرح کھینچکر لائین کہ وہ نقطہ اوپر سے آدھا کھلا رہے اور آدھا بند ہو جاے اور اسمین آدھا دائرہ ملائین لام اُلٹا بنجاے دُنبالہ اوپر سے موٹا نیچے سے پتلا گاؤ دُم





الف نون کا دو قط موٹائی نصف قط اندر قدرے خم اسمین گردن نہین ہے نوک آخر کی ایک قط اور الف سے آخر کی نوک ایک قط نیچی ہے اور دائرہ مثل



سین کے اور الف سے لٹکاؤ کو اسطرح ملائین کہ اُسمین کھپجائے۔

و — ہ

واو مثل سر قاف رے ڈیڑھ قط اور رے پر یار کو اسطرح ملائین کہ اسمین ملجائے ہائے مدور کا سر مثل ذال کے اور نیچے سر صاد معکوس کا ہے بیچ مین سفیدی طولاً و عرضاً ایک ایک قط اور آخر کی نوک قط سے ملجائے۔

ھ

دوچشمی کی پانچ شکلین ہین اول نقطہ مدور ایک قط اور موٹا آدھ قط سر آدھا بند اور آدھا کھلا رہے اور نوک نہ ہو بعدہ لکیر ترچھی ایک قط کی اسی نقطہ مدور سے ملی ہے دوم لمبی اور ترچھی ڈیڑھ قط اوپر کو قدرے خم اور ایک لکیر آدھ قط کی اُسمین ملی ہے پھر نیچے لکیر ترچھی ڈیڑھ قط کی اور آخر مین لکیر ایک قط کی ہے اور بیچ مین ایک لکیر ہے جو آخر والی سے ملکر سر فا بنتا ہے اور دوسرے مین سفیدی تین کونے کی اور صورت نسخ کی دال سے ملتی ہے سوم لٹکی ہوئی یعنی آویزہ دار مقدار دو قط چہارم جو چشمہ اوپر ہے سر صاد اور نیچے ہے وہ سر طا ہے اسکو گرہ چشم بھی کہتے ہین پنجم آخر مین لکیر ہے دو قط لمبی ترچھی چہارم قط موٹی اور درمیان چہارم و پنجم کے ایک کشش مثل شین کے ہے ہائے اول و دوم کے درمیان ایک قط اور سوم و چہارم کے درمیان ایک قط کا فاصلہ ہے۔



لا ـ ء

(لا) مثل الف کے اور نیچے سرپائے معکوس ایک نقطہ اور دوسرا بھی مثل الف کے بیچ مین سفیدی آدھ قط پہلا الف قدرے اونچا دوسرا نیچا۔ ہمزہ کی تین شکلین ہین وہ یہ ہین۔


ی

سرپا ترچھے قط سے شروع کرین بتدریج گھٹاتے جائین یہانتک کہ نوک نقطۂ مدور سے ملجائے بعدہ دائرہ لکھین اور نوک آخر دو قط اسمین گردن نہین ہے سرپا دو قط اور نقطۂ مدور کے بیچ مین ایک قط جگہ شروع لٹکاؤ سے آخر چڑھاؤ تک تین قط جگہ ہے۔

ے


راے افتادہ دو قط بعدہ مد گیارہ قط پڑی اگر آخر مین نوک لگائین تو بے بھی بنجاے اور شروع سے آخر کی نوک ایک قط اونچی رہے اور یائے معکوس بھی بنجاے اور یا مثل با کے دراز اور چھوٹی بھی ہوتی ہے اُردو مین یاے مجہول لمبی یاے معروف کو دائرہ والی اور یاے درمیانی کو قوسی لکھتے ہین اور سر عین بھی نکلتا ہے بیچ مین ایک قط جگہ رہے۔

نشست کرسی وصل ورخ



نوٹ کمترین نے وصلی یا کاغذ کے تین رخ رکھے ہین (پڑا - کھڑا - ترچھا) مقصد ہمارا ترچھا رخ دکھانا منظور ہے بیچ مین لکیرین گُنیہ کی کھینچدی ہین اُسکی درمیان مین (ا) لکھا ہے اور ترچھے قط سے رخ لیا ہے سب حروف مفردات اسی الف کے رخ سے ترچھے لکھے جائینگے اور اُسکے کیف وکم کی ہیأت ومقدار وصل وفصل نشست وکرسی کے مطابق عمل کرو۔

نشست کرسی و رخ



نوٹ کسی نے آجتک اِن باتون کی تعلیم کا خیال نکیا اور نہ کوئی قاعدہ اسکا لکھا۔ مگر خاکسار نے بعد فکر بسیار کے محض اپنی جدّتِ طبعی و حدتِ ذہنی کے سواد اور کہنہ مشقی کی استعداد سے ایسا قاعدہ بافائدہ لکھا اور حصۂ اول کی بابت مین ہر تختی کے نیچے نئے نئے جوڑون کی تیسری سطر بھی ایسی لکھی ہے کہ جس سے نئے جوڑونکے پیدا کرنے کی استعداد حاصل ہو۔ حرفون کی نشست و کرسی تین نالیون کے اندر لکھی ہے ۱ پہلی نالی تین قط کی ۲ دوسری ڈھائی اور ۳ تیسری بھی ڈھائی قط کی

یہ تینون سرے ہم شکل ہین

(ف) جب درمیان یا آخر مین آتی ہے اندر سے خالی باہر سے گول ہوتی ہے

با بج بد بر بس بش بص بط بع بف

(ع) جب درمیان یا آخر مین آتا ہے تو سر اُسکا اِس صورت کا ہوتا ہے۔

یہ چارون پیالے ہم شکل ہین

(دامن اور دائرے نیچے والی لکیر سے ملے رہین)

(ر) تین طرح کی ہوتی ہین ایک پڑے والی

بک بکہ بل بم بن بو بہ بھ بی ملا تیغ تیخ تیع بعج

دامن اور دائرے نیچے والی لکیر سے ملے رہین۔

(ب) کی تختی مین تین طرح کے سرے ہین اُسپر نمبر لگا دئے ہین۔

(ی) کا نقطہ قدرے کھڑا ہے۔


۱ ا د ک گ ل ہ لا

۲ س ص ط ع ف ے

۳ ش ق و

ہ ا م ا گ م ا ل ا ہ ۔ س ص ط ع ف ے ۔ ش ق و و ی ی ی ی

نوٹ کرسی کا ضرور خیال رہے کیونکہ بغیر اسکے سطور مین بہت بڑا فتور پڑجاتا ہے اور ساتھ ہی اُسکے حرفون کی زمین بخشی کا بھی لحاظ رہے۔



(ب) بڑی مین کہنی ہوتی ہے اور چھوٹی مین رے کا پیوند ہوتا ہے۔

پیالہ ہم شکل

سا صا فا

سا سخت سنج سد سر سش شس سص سط سع

لکیر کرسی — کرسی — لکیر کرسی

دامن اور دائرے نیچے کی لکیر سے ملے رہین

اس تختی مین س ص ہ کے پیوند ہم شکل ہین

سق سک سگ سل سم سو سہ سلا سی

مد اور کشش کرسی کی لکیر مین رہین

لکیر کرسی — کرسی

دامن اور دائرے نیچے کی لکیر سے ملے رہین

سین کی تختی مین چار طرح کے سرے ہین اُن پر نمبر لگا دئے ہین۔

۱ ا ـ و ـ ک ـ گ ـ ل ـ لا

۲ ج ـ م ـ ی

۳ ب ـ ص ـ ط ـ ع ـ ف ـ ے

۴ س ـ ق ـ ن ـ و ـ ہ

(سد) بڑی نے کہنی دار ہوتی ہے اور چھوٹی نے مین (ر) افتادہ ہوتی ہے۔ (ص) صاد مفرد کے سر بہت سے اس تختی مین ہین۔

صا صت صج صد صس صش صص صط صع صف

لکیر کرسی مین نیچے سے پیالہ الف و نے و دال و کشش دال و لٹکاؤ دائرہ وغیرہ ملے رہین۔

صق صک صکہ صل صم صن صو صھ صلا صی

لکیر کرسی مین (نے و کشش میم و کشش دو چشمی و لٹکاؤ دائرہ) نیچے سے ملے رہین۔

اس مین تین طرح کے سر ہین اُسپر نمبر لگا دئے ہین۔

۱ ا ۔ د ۔ ک ۔ گ ۔ ل ۔ ہ ۔ لا۔ ۲ ج ۔ م ۳ ب ۔ س ۔ ص ۔ ط ۔ ع ۔ ف ۔ ن ۔ ے۔

صا صد صا صلہ صا صہ صلا صج صم ۔ صب صص صط ۔ صد صو

اس تختی مین اگر مرکز لگا دیا جاے تو کاف کی تختی سے بہت مشابہت ہے

طا طب طت طج طد طر طس طش طص طط طع طف

لکیر کرسی — کرسی ڈھائی نقطہ — لکیر کرسی

دوسری بصورت زیر ترچھی بعد رے پڑی

دامن اور دائرے ایک سیدھ مین ہون

طو طک طکہ طل طم طر طع طن طو طہ طلا طی طے

لکیر کرسی — کششین ایک سیدھ مین ہون — لکیر کرسی

دامن اور دائرے ایک سیدھ مین ہون۔

اسمین تین طرح کے سرے ہین اُسپر نمبر لگا دئے ہین۔

۱۔ ا۔ د۔ گ۔ گہ۔ ل۔ ہ۔ لا۔

۲۔ ج۔ م۔ ی

۳۔ ب۔ س۔ ص۔ ط۔ ع۔ ف۔ ن۔ ے

کشش مین دشش ہم کا سرا ہم شکل ہے

طا طد طگ طگہ ا طج طم د طب ۳ ص ط ع ف طے

سر عین مفرد کے اسس تختی مین بہت آتے ہین۔

عا کرسی عب عت عج عد عر عس عش عص عط عع عف کرسی

ان پانچون کے پیوند ہمشکل ہین ترچھے (۱) اس صورت کے بعد ۲ نقطہ

عو عک عگ عکہ عل عا عم طرح عر فرم عن عو عہ علا عر عی ے

اس تختی مین تین طرح کے سرے ہین انپر نمبر لگا دئے ہین۔

۱ ا-د-ک-گ-ل-ہ-لا- ۲ ج-م-ی-ے- ۳ ب-ت-ش-ص-ط-ع-ف-ق-و-ن

عا مد لم ہ ۔ ع ج م و ے ۔ ع ب س ص ط ع

(۲ و) سر فا مفرد کے بہت سے سرے اس تختی مین ہین -

فا فب فت فج فد فر فس فش فص فط فع فف

فے کی تختی مین (فب کب ہب) انکے پیوند مین سر عین مفرد بنتا ہے اور ہر صورت مین کھنی دار نہین ہین -

فو فا فک فکہ فل فلم فم فن فو فہ فھ فلا فی

فے کی تختی مین چار طرح کے سرے ہین او پر نمبر لگا دئے ہین -

(فی فی ظی لی) انکا نقطہ پائے مدور کے محاذات ہے - نقطہ بائے ہوا اور شکل دال کے -

۱ الف و ک گ ہ ل لا ہ

فا فکہ ل - فب ر - ف ج م ں ے - فو ۳ ص ع ف و

۲ ب ن

۳ ج م ی ے

۴ س ص ط ع ف ق و

کا کب کت کج کد کر کس کش کص کط کع کف

کو کک گہ کل کم کن کو کھ کہ کلا کر کی کے

کاف کی تختی میں تین طرح کے سرے ہیں اوپر نمبر لگا دیے ہیں۔

۱ الف ک ل ا ۲ ج م ی ۳ س ص ط ع ف ق و

د ا ک لا - ج م ی - س ص ط ع ف ق و گہ - کا -

نوٹ میم کی تختی مین بہت جگہ سرصاد کا جوڑ نکلتا ہے۔

مامص مب مت مج مد مر مس مش مص مط مع مف

جیم کے تر بر ملائین اس طرح کہ نقطہ آدھا کھلا رہے اور آدھا بند ہو جاے۔

(ہ) مرمیم مین پیوند آدھ قط کھڑا (٠) بعد اُسکے آدھ قط قلم کو اوپر اُٹھاکر (٠) نیچے اس طرح کی گولائی رہے کہ سرصاد بنجاے اور پیوند مین دونون آدھ قط ملکر (ہ) ایک قط ہو جائین

(م م م)

مق مک مگ مل مم من مو مھ ملا می مے

(م) ج م ی ے کے پیوند ایک صورت کے ہین

میم کی تختی مین تین طرح کے سرے ہین اُسپر نمبر لگا دئے ہین۔

۱ الف د ک گ ل لا

۲ ج م ی ے

۳ ب س ش ص ط ع ف ق و

ہ ا د ک ج م ی ے ب س ص ط ع ف ق و

نصف دائرہ

ہا ہب ہج ہد ہس ہش ہص ہط ہع ہف

(ا د ک گ ل لا) جو علامت نیچے لگی ہے یہ پیوند موٹا اسواسطے لکھدیا کہ صورت سمجھ مین آجاے۔

ہک ہگ ہل ہم ہن ہو ہہ ہی ہے

ضرور ہو گی کیونکہ (ہے) کی تختی سے صورت ملتی ہے پیوند قلم کے موافق ہونا چاہیے۔ پیوند کی موٹائی آدھ قط ہو گی۔

اس وجہ سے فرق رکھا گیا

(ہو) کا پیوند نوک دار ہے (ہوہے) کا پیوند نوک دار ہے۔

ہے کی تختی مین تین طرح کے سرے ہین اُسپر نمبر لگائے ہین۔

۱ــ الف د ک گ ل لا

۲ــ ج م ی

۳ــ ب س ش ص ط ع ف ن ہ

ہا ہد ہک ہگ ہل ہج ہم ہی ہب ہس ہص ہط ہع ہف

بیا بیب بنت بنج بند بپر بس بش بپ بص بض بط بیع بف کرسی

موجد این طرز نوی فقیر شمس الدین لکھنوی

بیو بنک بگہ بنل بیم بین بنو بنہ بیلا بنی بنی کرسی

ا - د - ک - گ - ل - ہ - لا - اس تختی مین تین طرح کے سرے ہین اُن پر نمبر لگا دئے ہین - دامن اور دائرے نیچے کے نقطوں سے ملے رہین -

۱ ج م ی ۲ ب - س - ش - ص - ط - ع - ف - ق - م - و - ی - ۳

ا د ک لا ہ م ی ط ص ع ع ہ و

نوٹ جب درمیان مین سر ج ح خ کا آتا ہی اسمین اُلٹے جیم کا سر نکلتا ہی جیسے یہ

بغا نخت شیخ بجد بجر نقش نقس بعض شخط سمع بجف

پیوند ب پ ت ث ن ی وغیرہ ایک قط لمبے اور پون قط موٹے ہوتے ہین اور ہمشکل ہین —

تمو مشک بکہ میشکل تخم بقم تمہ تمن تفو بہ ہما بعی بقی

ا ب ع ا م د ل ک ل م ہ ل ل م ا ج ا ب ہ ت ر ت ا ف س ع ط ۃ

ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ

ا ب ج د ـ ہ و ز ـ ح ط ی ـ ک ل م ن ـ س ع ف ص ـ

۱ ۲ ۳ ۴ ـ ۵ ۶ ۷ ـ ۸ ۹ ۱۰ ـ ۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ ـ ۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰ ـ

ق ر ش ت ـ ث خ ذ ـ ض ظ غ ـ

۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰ ـ ۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰ ـ ۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰ ـ

نوٹ - پیمانہ ۲۰×۲۶ کا ہے - لمبان ساڑھے سات انچ اور چوڑان ساڑھے چار انچ - اسکا چوکھٹا بناؤ - اُسمیں اوپر اور نیچے تین کونے کا موسہ قائم کرو ترچھے رُخ کا - بعدہٗ تین نالیاں بناؤ - پہلی نالی

الف ب

پہلی نالی ۳ قط - دوسری ڈھائی قط - تیسری نالی ڈھائی قط

نالی کے اندر حرف رہیں باہر نہون

شـ ذ ر ز و ہ

آنکی نشست

نشست و کرسی معلوم ہو جاوے نشست و کرسی کا ضرور لحاظ رہے ورنہ اسکے بگڑ جانے سے دست پلپلی معلوم ہوگی -

نوٹ لفظ متفرقات بھی لکھ دئے ہین تاکہ نالیون کے اندر سب لفظ آجاوین اور

شح فلک ملکہ جنگل

مشفق عملکنم بہلا بھی سمجھنا

کرسی

نوٹ اصلی حروف اور فصل وغیرہ قائم شدہ ہے وہی قطعات مین بھی قائم رہیگی - الف کی تختی کے ہین جو اپنی جگہ سے ہین - اصلی بھی تین نالیاں قرار دی ہین تاکہ اس مین سب حروف مع مرکز اور نقطوں وغیرہ کے آجائیں -

فقیر شمس الدین

تین قط کی اور دوسری تیسری ڈھائی ڈھائی قط کی - اندر اس طرح لکھو کہ سب حروف مع مرکز اور نقطوں وغیرہ کے نالیوں کے اندر آجائیں - قلم ایسا ہے کہ جسکا قط بھی ... زیادہ جلی ہو نہ زیادہ خفی - پیمانہ کا لحاظ ہے -

نوٹ — کمترین نے اپنے قطعات مین بھی تین رخ رکھے ہین (پڑا۔ کھڑا۔ ترچھا) ترچھے خط سے رخ کو لیا ہے نشست کرسی و رخ کا بھی ضرور خیال رہے کیونکہ بغیر اسکے سطور مین بہت

الله اکبر

چون فراغت ز مفردات آمد
وقت مشق مرکبات آمد

گر تو تحصیل حسن خط خواهی
ختم او بر مقطعات آمد

فقیر شمس الدین

بڑا فتور پڑ جاتا ہے اور ساتھ ہی اُسکے حرفون کی زمین تختی کا بھی لحاظ رہے حرفون کی نشست کرسی و رخ کو تین نالیون کے اندر تقسیم کر دیا ہے پہلی نالی تین قط کی دوسری ڈھائی قط اور تیسری بھی ڈھائی قط کی

اس قطعہ میں سب حروف مفردات ترتیب وار جمع کردیے ہیں

الف سے ے

شراب موج زند در لباس آب مدہوش

ز شرط کہ تا انتقاع گیرد آغوش

بیاض تیزہ سیقل زنند

بکبر و شوق کہ سنگ بحیش

بیان و سیدہ لاسین سوی گوشہ بنیش

نالی ۳ قط　نالی ۲ قط　نالی ۲ قط　سر بینی

نالی ۳ قط　نالی ۲ قط　نالی ۲ قط　سر عین الف

اختیار ہے کہ ایک قط یا ڈیڑھ قط

نالی ۳ قط　نالی ۲ قط

ان کی عزت بڑھی ایک صورت کی ہیں

رقمہ فقیر شمس سراج الدین

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وهم

وز هر چه گفته اند و شنیدیم و خوانده ایم

دفتر تمام گشت و به پایان رسید عمر

ما همچنان در اول وصف تو مانده ایم

فقیر شمس الدین

ای آنکه بکمال خویش پاینده‌ای

وز دامن شب صبح نماینده‌ای

کار من بیچاره قوی بسته شده

بگشای که بس بسته گشاینده‌ای

رقم فقیر شمس الدین


فقیر شمس الدین

ای خالق ہر بلند و پستی
شش چیز عطا بکن بہ ہستی

ایمان و امان و تندرستی
علم و عمل و فراخ دستی

راقمہ ضمیر شمس الدین

الف ا ب

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجهک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

رقمہ فقیر شمس الدین

ابتدا

بیش ازینها شاهان غیور آمده

ہر حسینے کہ از حسن ز ظہور آمدہ

ای تحسین کل قرب تو معلوم نیست

دیدہ ام در راہ دو و در آمدہ

پیرا دائرہ دار ہیں انکے الفاظ ہیں انکی کرسی بھی نیچے سے ایک سیدھ میں ہے نشان کر دیا

رقمہ فقیر شمس الدین


مشق شمس الدین


نصف دائرہ
دو قط
فقیر شمس الدین

الله اکبر

یارب برسالت رسول الثقلین

یارب بغزا کنندۀ بدر و حنین

عصیان مرا دو حصه کن در عرصات

نیمی بحسن بخش و نیمی بحسین

رقمه فقیر شمس الدین

آن قصر کہ بر چرخ ہمی زد پہلو
بر درگہ او شہان نہادندی رو
دیدیم کہ بر کنگرہ اش فاختہ
بنشستہ ہمی گفت کہ کوکو کوکو

فقیر شمس الدین

افسوس کہ سرمایہ ز کف بیرون شد

وز دست اجل بسی جگرہا خون شد

کس نامد ازان جہان کہ پرسم از وی

احوال مسافران عالم چون شد

رقمہ فقیر شمس الدین


آنها که کهن شدند و اینها که نو اند
رفتند و روند دیگر آیند و روند
رقم فقیر شمس الدین

ای دل تو درین جهان جانبخشی

روزان و شبان در طلب عمر درازی

سرمایهٔ عمر تو همین یک نفس است

آن هم بگمان است که بربادی

نال بین السطور

پیوند کاف و الف

مشق شمس الدین

بسم اللہ

آدم چو صراحی بود و روح چو می

قالب چو نی بود و صدائی از وی

آنکه حبابم

دانی چه بود آدم

فانوس خیالی و چراغی در وی

کرسی — پہلی نالی ۳ قط — دوسری ۲ قط — تیسری ۲ قط

رقمہ فقیر شمس الدین


اس مصرع میں آدھی سطر دو بارہ ہے
فقیر شمس الدین



اللہ اکبر

نوٹ مسطر بناؤ یا ترچھی چار لکیرین پنسل سے کھینچو پھر اس بین السطور کے موافق

کرسی

بخل و حسد و طمع و کبر

نالی ۳ قط — نالی ۲ قط

بغض و طمع و حرص و ریا و کبر

نالی ۳ قط — ۲ قط

وحرام و غیبت

دہ چیز زبون کن از زبون

جو آئی کہ شود دل ایمان آئینہ

پہلی نالی تین قط — دوسری ۲ قط — تیسری آدھا ای قط

قلم بناؤ اور قلم کے قط کے موافق تینون نالیون کے اندر لکھو باہر نہ جاؤ۔

رقمہ فقیر شمس الدین

الف ا

ادبا میں لازم ہے تفکر کری

اقبال میں لازم ہے تیغ بکری

ہتیا ہتیا

ے کی دو صورتیں ہیں ایک گول اور دوسری بیلی

پیکساں ان میں ہتیا ہے زمانہ سیکا

انسان کو لازم ہے تیغ بکری

رقمہ فقیر شمس الدین

اللہ اکبر

از داده چه بهتر است گفتا که طعام

نا داده چه بهتر است گفتا دشنام

از خورده چه بهتر است گفتا که غضب

نا خورده چه بهتر است گفتا که حرام

نوٹ قطعہ میں ۴ کرسی ہوتے ہیں

رقمہ فقیر شمس الدین

الله اکبر

این چه شور است که در دور قمر می بینم

همه آفاق پر از فتنه و شر می بینم

اسب تازی شده مجروح بزیر پالان

طوق زرین همه در گردن خر می بینم

نالی ۳ قط

نالی ۲.۳ قط

نالی خالی سطر کے بیچ کی

نالی بین السطور

رقمہ شمس الدین عمر ہشتاد و سال

اللہ اکبر

چون نیست یقین کہ عالم آگند زان خواجہ بود

روح از پی تن نیست زنان خواجہ ما بود

آن کاسہ سر کہ تو بینی امروز

پیش سر کوزہ گران خواجہ ما بود

رقمہ اعجاز رقم

الله ابجد

قصهٔ سر السبب از شبکست ستار آورده ام

گوهر و یاقوت از نابی بکار آورده ام

خط خوش را بهتر از لعل و جواهرها گفته اند

بهر جواهر خانه از بهر نثار آورده ام

فقیر شمس الدین

کرسی ب از الف

عیش و نشاط کامرانی کب تک

خالی بین السطور

عشرت بھی سہی تو نوجوانی کب تک

اور یہ بھی سہی قیام دولت کب تک

خالی بین السطور

دولت بھی سہی تو زندگانی کب تک

رقمہ شمس الدین ۱۵ مئی ۱۹۱۹ء

طوفان میں ہی جب جہاز چکر کھاتا

جب قافلہ وادی میں ہی ٹکراتا

جب اُٹھ جاتا

اسباب کا آسرا ہے جب اُٹھ جاتا

واں تیرے سوا کوئی نہیں یاد آتا

پہلی نالی ۳ قط
دوسری ۲ قط
تیسری ۲ قط

رقمہ شمس الدین

الله اکبر

شنیدم که مردان راه خدا
دل دشمنان هم نکردند تنگ
ترا کی میسر شود این مقام
که با دوستانت خلافست و جنگ

رقمه شمس الدین

اللہ اکبر

ہمہ بے عشق بوالہوس اند ہمہ
سوز دل پیش پروانہ ہمہ بیکس اند ہمہ

ہمہ بے مایہ کہ یار آشنا اند ہمہ
این دو لشت ہمہ ہمہ کسان اند ہمہ

ابو شمس الدین ۱۵ ۱۹ع

الله اکبر

کس را پس پردهٔ قضا راه نیست
وز سر قدر هیچ کس آگاه نیست
هفتاد و دو سال فکر کردم شب و روز
معلوم نگشت و قصه کوتاه نیست

رقمه شمس الدین اعجاز رقم

السدرا ب

هرکس که بگوید بکند مرد نکوست

ور کس که نگوید بکند بهتر از اوست

گوینده ناکننده را مرد مخوان

دشمن بدان جهان از آن از اوست

او شمس الدین عمر سیشتاول

الله اکبر

خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ
ده چیز برون کن از درون سینہ
بخل و حسد و ظلم و حرام و غیبت
بغض و طمع و حرص و ریا و کینہ

رقمہ شمس الدین اعجاز رقم

الله اکبر

یارب بقای عمر تو باشد ہزار سال

لیکن باین حساب کہ صد حشمت و جلال

سالی ہزار ماہ و ماہی ہزار روز

روزی ہزار ساعت و ساعت ہزار سال

[illegible]

بعد جناب ابو مسعود لال صاحب عطا کرد

رقم شمس الدین اعجاز رقم

الله اکبر

غافل نزول ہی تو کمال عروج ہی
خاک فنا ہی مسند ارباب بقا ہوئی

نقطے کمال سیر دائرہ معرفت یہیں دیکھ
تھی ابتدا جہاں سی وہیں انتہا ہوئی

رقمہ شمس الدین ۳۲-۱۳۱۲ھ

ہم نے بھی تو سیر جہان فانی دیکھی

دنیا عجب سرائے فانی دیکھی

ہر چیز یہاں کی آنی جانی دیکھی

جو آکے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا

جو جا کے نہ آئے وہ جوانی دیکھی

نوٹ: طالب کو لازم ہے کہ چھوٹے حروف نالی سے باہر نہ نکلنے پائیں

منشی شمس الدین مرحوم مشتاق دہلوی

الله اکبر

ای آنکہ بسر زدی ز کلکت خط شاہی

روشن ز سواد او ز مہ تا ماہی

سوگند بنام تو امیست والشمس ست

صبحیست کہ با این سواد زلف واللیلی

رقمہ شمس الدین اعجاز رقم لکھنوی

اللہ اکبر

کوئی مخلوق ہوا زہد و عبادت کیلئے

کوئی پیدا ہوا عالم کی حفاظت کیلئے

کوئی پیدا ہوا اعجاز

ہم بنائے گئے ہاتھی مانند قلم کیلئے

آہ اس صفحۂ ہستی پہ کتابت کیلئے

جب اوٹھے گھر سے بازار سے گلگوں تو کہا اے

شمع کے طالب عدم آرام کرے سن وقت میں تن چھوڑ کے

رقم شمس الدین اعجاز رقم لکھنوی
بعمر ہشتاد و سالگی ۱۹۱۵ء